مختصر سوانح

مناظرِ اسلام

حضرت مولانا حبیب اللہ ڈیروی ؒ

(1946ء-2007ء)

مفتی رب نواز حفظہ اللہ، احمد پور شرقیہ

صاحب التحقیق و التصنیف
حضرت مولانا حافظ حبیب اللہ ڈیروی رحمہ اللہ

مختصر تعارف

مولانا نے ۱۹۴۶ھ میں مولانا عبداللہ صاحب کے گھر بستی خاناں شریف ڈیرہ اسماعیل خاں میں جنم لیا۔ مڈل تک بستی خاناں کے قریب پرویا میں تعلیم حاصل کی، نڑھال نزد کبیر والا میں مولانا منظور الحق صاحب کے پاس درسِ نظامی حاصل کرتے رہے۔ دورۂ حدیث نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں کیا۔ فراغت کے بعد حفظِ قرآن کی سعادت حاصل کی۔ پھر کچھ عرصہ خاناں شریف پڑھاتے رہے۔ بعدازاں خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف میں تین سال تک تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ پھر کم وبیش تیرہ سال نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں استاذِ حدیث کے منصب پر فائز رہے۔ پھر بعض حالات کے باعث اپنے مدرسہ حبیب العلوم میں چار سال پڑھاتے رہے۔ بعدازاں مدرسہ قاسم العلوم فقیر والی نو سال تک شیخ الحدیث رہے۔ پھر شوال ۱۴۲۷ھ سے اپنے مدرسہ میں پڑھا رہے تھے۔ کم وبیش چھتیس کتب کے مصنف تھے۔ پسماندگان میں بیوہ، سات بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑیں۔ [نور بصیرت، ذوالقعدہ وذوالحجہ ۱۴۲۸ھ، تحریر مولانا جمیل الرحمٰن عباسی]

حضرت کے نام سے شناسائی اور نور الصباح کتاب کا مطالعہ

قریباً ۲۰۰۲ء کی بات ہے کہ بندہ حصولِ علم کے سلسلہ میں جامعہ اسلامیہ کلفٹن کراچی میں مقیم تھا، تب ایک رسالہ پڑھنے کا اتفاق ہوا جس میں دیگر مسائل کے ساتھ ساتھ مسئلہ ترکِ رفع یدین بھی درج تھا۔ اس رسالہ میں متعدد مقامات پر عبارتوں کو نقل کر کے بحوالہ نور الصباح لکھا ہوا تھا۔ جس سے بندہ کو اندازہ ہوا کہ ''نور الصباح'' کوئی اہم کتاب ہے۔ مگر یہ معلوم نہیں تھا کہ اس کتاب کے مصنف کون ہیں؟ کچھ عرصہ بعد'' نور الصباح'' کہیں سے عاریۃً مل گئی۔ کتاب پر پورا نام ''نور الصباح فی ترك رفع الیدین بعد الافتتاح '' درج تھا اور مصنف کے طور پر نام '' مناظر اسلام مولانا حافظ محمد حبیب اللہ ڈیروی، شیخ الحدیث جامعہ قاسم العلوم فقیر والی ضلع بہاول نگر، ناشر: جامعہ اسلامیہ حبیب العلوم بلال آباد ڈیرہ اسماعیل خان'' لکھا ہوا تھا۔

اس کتاب کے ابتدائی صفحات میں غیر مقلد مصنف عبدالرشید انصاری کے بارے میں لکھا تھا کہ انہوں نے چھ سوال کئے اور ہر سوال کے جواب پر تین سو روپیہ انعام مقرر کیا۔ حضرت ڈیروی صاحب نے ان

کے ہر سوال کا جواب دیا ہر سوال کے جواب پر تین تین سو وصول کرتے رہے، یہاں تک چھ سوالوں کے جواب مکمل ہوئے۔

مسئلہ ترک رفع الیدین پر معلومات سے پُر یہ کتاب تھی جس کا مطالعہ اس وقت نصیب ہوا تھا۔ نور الصباح طبع دوم میں حضرت ڈیروی کے درج ذیل الفاظ مطالعہ سے گزرے:

''غیر مقلدین حضرات کی صفوں میں تو اس کتاب نے کھلبلی مچا دی ہے۔ چنانچہ اس کا اعتراف غیر مقلد عالم محمد سلیمان صاحب انصاری یوں کرتے ہیں: اس اکتشاف سے کچھ کھلبلی سی مچانے کی کوشش کی گئی ہے۔[گذارش احوال واقعی مسئلہ رفع الیدین پر ایک نئی کاوش کا تحقیقی جائزہ: ۳]

اس کتاب میں محمد جونا گڑھی کے چیلنج کا جواب بھی درج ہے۔ انہوں نے ترمذی میں ترک رفع یدین کے باب ہونے کو جھوٹ قرار دیا اور پھر علمائے احناف پر طعن و تشنیع کرتے ہوئے بہت کچھ کہا جس میں درج ذیل عبارت بھی ہے:

''تمہیں تمہارے رب کی قسم اگر ذرا بھی تم میں دین و دیانت ایمان و امانت ہے تو تم پر روٹی کھانا بھی حرام ہے جب تک ترمذی میں سے یہ دونوں باب نہ دکھا دو۔'' [دلائل محمدی: ۳۹]

ڈیروی صاحب نے جونا گڑھی صاحب کا چیلنج نقل کیا اور پھر ترمذی کے مختلف نسخوں سے ترک رفع یدین کا ثبوت پیش کر کے لکھا:

''ناظرین کرام! غیر مقلدین حضرات کے بزرگ مولوی محمد صاحب غیر مقلد نے احناف حضرات کو بُرا بھلا کہا ہے اور ہمیں رب کی قسم دے کر ہم پر روٹی کھانا بھی حرام کر دیا تھا جب تک ترک رفع الیدین کا باب ترمذی سے ان کو نہ دکھا دیا جائے۔ بحمد اللہ ہم نے ترمذی ہی کے نسخہ سے جو اُن کے گھر سے نکلا ہے ترک رفع الیدین کا باب دکھا دیا ہے۔ ہماری روٹی پہلے بھی حلال تھی اور اب تو احل الحلال ہو گئی ہے۔ اور جو انہوں نے ہمیں بُرا بھلا کہا ہے اور پوشیدہ خیانتیں کرنے کے ساتھ متہم کیا ہے اس کے وہ خود مستحق ہیں اور منصف مزاج غیر مقلد علامہ احمد شاکر غیر مقلد نے اس چوری کو ظاہر کر دیا ہے اور ہمیشہ چوری چور ہی کے گھر سے نکلتی ہے۔ ؏ وہ الزام ہم کو دیتے تھا قصور اپنا نکل آیا'' [نور الصباح: ۱۰۳]

نور الصباح جلد اول کے ۲۴۴ رصفحات ہیں اُس دَور میں مسئلہ ترک رفع الیدین پر اس قدر ضخیم کتاب کوئی اور بندہ کی نظر سے نہیں گزری تھی۔

حضرت ڈیروی صاحب کا طرز ہے کہ وہ رجال اور اُصول حدیث پر خوب بحث کیا کرتے ہیں نیز اپنی تائید میں فریق مخالف کی عبارات بھی نقل کیا کرتے ہیں۔ یہی طرز اس کتاب نور الصباح میں بھی قائم

ہے۔ بعد میں اس کتاب کی دوسری جلد بھی شائع ہوگئی مگر اس وقت صرف پہلا حصہ تھا اس پر بھی جلد اول درج نہیں تھا۔ پھر عرصہ بعد مرکز اہل سنت سرگودھا والوں نے نور الصباح دونوں حصوں کا عکس لے کر شائع کیا تھا۔

مسئلہ ترک رفع یدین پر اب بڑی ضخیم اور تحقیقی کتب: تسکین العینین مؤلفہ مولانا نیاز احمد اکاڑوی اور جزترک رفع الیدین مؤلفہ مولانا عبد الغفار ذہبی کی منظر عام پر آچکی ہیں مگر دیکھا جائے تو بعد والی کتابوں کے لیے بنیاد کا پتھر حضرت ڈیروی صاحب کی کتاب ہے۔ بعد میں کوئی مؤلف بھی اس موضوع پر لکھنا چاہے وہ نور الصباح سے مستغنی نہیں ہوسکتا۔ واقعۃً یہ کتاب ’’الفضل للمتقدم‘‘ کی مصداق ہے۔

بہر حال بندہ حضرت ڈیروی صاحب کی تحقیق سے متاثر ہوا تو ان کی دیگر کتب کی جستجو ہونے لگی۔ کہیں سے معلوم ہوا کہ نماز میں آمین آہستہ کہنے پر حضرت کی کتاب ’’اظہار التحسین فی اخفاء التامین‘‘ مطبوع ہے۔ وہ خریدنے کا شوق ہوا تو کراچی کے متعدد مکتبوں سے پتہ کیا مگر کہیں سے دستیاب نہ ہوسکی۔

حضرت سے اک ملاقات

۲۰۰۴ء میں بندہ کا دَورہ حدیث تھا۔ فراغت کے بعد اپنے شہر کی معروف دینی درس گاہ ’’دار العلوم فتحیہ احمد پور شرقیہ‘‘ میں تدریس کی خدمت میسر ہوئی۔ کچھ سال بعد ۲۰۰۷ء کے کسی مہینہ میں محترم مولانا جمیل الرحمٰن عباسی دام ظلہ نے اطلاع دی کہ جامعہ مدنیہ بہاول پور میں مولانا حبیب اللہ ڈیروی صاحب تشریف لا رہے ہیں۔ آپ آجائیں ان سے ملاقات کرلیں۔ بندہ نے اس موقع کو غنیمت جانا، بتائے ہوئے وقت پر جامعہ مدنیہ پہنچا۔ حضرت دوسری منزل کے ایک کمرہ میں تشریف فرما تھے۔ حضرت کا بھاری جسم، مناسب قد، سفید داڑھی، موٹی پنڈلیاں تھیں۔ سادہ سا لباس پہنے ہوئے تھے اور بیگ کی بجائے کپڑے کا سلا ہوا تھیلا پاس رکھا ہوا تھا۔ جسمانی ساخت میں صحت مند پٹھان محسوس ہوتے تھے مگر زبان خالص سرائیکی بول رہے تھے۔ سرائیکی زبان ان کے بارے میں پٹھان ہونے کے وہم کا ازالہ کر رہی تھی۔

جامعہ مدنیہ کے استاذ الحدیث حضرت مولانا مفتی عطاء الرحمٰن صاحب دام ظلہ اپنے گھر سے حضرت کے لیے ناشتہ لائے۔ ناشتہ کی اطلاع پا کر بندہ وہاں سے اُٹھنے لگا، ارادہ تھا کہ مولانا عباسی دام ظلہ کے کمرہ میں چلا جاؤں مگر حضرت مفتی صاحب نے فرمایا بیٹھو! ناشتہ کرو۔ عرض کیا: مولانا عباسی صاحب کے ہاں ناشتہ کرلوں گا۔ فرمایا: ’’کبھی ہمیں بھی موقع دے دیا کریں‘‘ یاد رہے کہ بندہ حضرت مفتی صاحب کے شاگردوں کا شاگرد ہے۔ یوں ناشتہ کی فرمائش کرنا ان کی طرف سے ذرہ نوازی تھی۔ اُن کی اِس شفقت بھری فرمائش کی تعمیل کرتے ہوئے بندہ نے حضرت ڈیروی صاحب کے ساتھ ایک ہی دسترخوان پر کھانا کھایا۔

حضرت کی خدمت کے لیے دو طالب علم مقرر تھے، اُن میں سے ایک تو حضرت کے علاقہ کا رہنے

والا تھا، شاید دوسرا بھی ان کے علاقہ کا باشندہ ہو۔ ایک اور نوجوان طالب علم جو ٹانگوں سے معذور تھا، یہ تو معلوم نہیں جامعہ مدنیہ کا تھا یا کسی اور مدرسہ کا۔ وہ گھسٹتا ہوا اوپر کی منزل میں حضرت کو ملنے آیا۔ اس کے پُر تکلف ملنے سے اندازہ ہو رہا تھا کہ حضرت ڈیروی صاحب سے ان کی جان پہچان پہلے سے ہے۔ ان پر رشک آیا کہ معذور ہونے کے باوجود دوسری منزل میں حضرت کی ملاقات کے لیے حاضر ہوا ہے۔ ناشتہ کے بعد حضرت ڈیروی صاحب سے مجھے کچھ دیر استفادہ کا موقع ملا۔ اس مجلس کی چند باتیں درج ذیل ہیں:

میرے پاس اپنی کسی کتاب کا مسودہ تھا، میں نے عرض کیا: حضرت! اس کتاب کے لیے کچھ کلمات تحریر فرما دیتے۔ فرمایا: مولانا! میرا مزاج ہے کہ کتاب مصنف کے زوردار دلائل کی بنیاد پر لوگوں میں مقبولیت حاصل کرے۔ اسے تقاریظ کی بیساکھیاں نہ لگائی جائیں۔ اس لیے میں نے اپنی کتابوں پر تقاریظ نہیں لکھوائیں۔ نور الصباح کے شروع میں جو حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر کی تقریظ ہے وہ میں نے نہیں لکھوائی، حضرت نے از خود تحریر فرما دی تھی۔

بندہ نے حضرت سے عرض کیا: آپ کی کتاب ''اظھار التحسین'' کا کراچی کے متعدد کتب خانوں سے پتہ کیا اور ایک سے زائد بار کوشش کی مگر یہ کتاب مجھے حاصل نہیں ہو سکی۔ فرمایا: اس کا پہلا ایڈیشن نصرۃ العلوم (گوجرانوالہ) والوں نے شائع کیا تھا، اس کے بعد دوبارہ یہ کتاب شائع نہیں ہو سکی۔''

حضرت کا یہ جواب سن کر بندہ نے مارکیٹ سے اسے تلاش کرنا چھوڑ دیا۔ راولپنڈی سے آتے ہوئے کھاریاں [گجرات] میں بھائی محمد انور سرفرازی صاحب کے پاس حاضر ہوئی۔ انہوں نے چند کتابیں ہدیۃً عنایت فرمائیں ان میں ''اظھار التحسین'' بھی تھی جزاہ اللہ۔ مطالعہ کرنے سے محسوس ہوا کہ حضرت نے اسے بھی بہت محنت اور عرق ریزی اور مخالف کی کئی کتابیں کھنگالنے کے بعد تصنیف فرمایا ہے۔

خواجہ محمد قاسم غیر مقلد نے ایک رسالہ بہ نام ''ہدایہ عوام کی عدالت میں'' لکھا۔ حضرت ڈیروی صاحب نے اس رسالہ کا جواب ''ہدایہ علماء کی عدالت میں'' کے نام سے دیا۔ نام میں بھی یہ تاثر موجود ہے کہ ''ہدایہ'' مسائل کی کتاب ہے، اس کا فیصلہ عوام کے بس میں نہیں، فیصلہ علماء کو کرنا چاہیے۔ ڈیروی صاحب نے اس کتاب میں خواجہ صاحب کو جواب دیا اور ساتھ ہی غیر مقلدین کے اوہام بھی درج کر دیئے۔ چونکہ غیر مقلدین امام بخاری رحمہ اللہ کے ساتھ بہت زیادہ عقیدت مندی کا دعوی کیا کرتے ہیں، اس لیے حضرت ڈیروی صاحب نے اسی کتاب میں ضمناً امام بخاری رحمہ اللہ کے بھی چند اوہام علماء حدیث کے حوالے سے درج کر دیئے۔ مولانا ارشاد الحق اثری غیر مقلد نے کتاب کا جو اَصل موضوع تھا یعنی ہدایہ کا دفاع اس سے کچھ تعرض نہیں کیا بلکہ اس کتاب میں غیر مقلدین کی غلط بیانیاں درج کی گئیں ان کا دفاع بھی بھول گئے، بس

انہیں امام بخاری رحمہ اللہ کی فکر پڑ گئی۔ لہٰذا انہوں نے ''امام بخاری پر بعض اعتراضات کا جائزہ'' عنوان سے ایک رسالہ لکھ دیا۔

حضرت ڈیروی صاحب نے اس مجلس میں مجھ سے فرمایا: ''میں نے ارشاد الحق اثری کے اس رسالہ کا جواب لکھنے کا عزم کیا ہوا ہے، مگر ہمارے اپنے کہہ رہے ہیں کہ غیر مقلدین کی تردید میں امام بخاری رحمہ اللہ کو بیچ میں نہ لاؤ۔'' اس کے بعد حضرت کی بہت جلد وفات ہو گئی تھی۔

یہاں یہ بات جانتے چلیں کہ امام بخاریؒ کے بارے میں خود غیر مقلدین کو اعتراف ہے کہ ان سے متعدد مقامات پر غلطیاں ہوئیں۔ یہ غلطیاں ان کی عام کتابوں میں بھی ہیں اور صحیح بخاری میں بھی۔ صحیح بخاری میں موجود غلطیوں کو حضرت مولانا حافظ عبد القدوس خان قارن دام ظلہ نے علامہ وحید الزمان غیر مقلد کی زبانی ''بخاری شریف غیر مقلدین کی نظر میں'' عنوان سے لکھے گئے اپنے رسالہ میں جمع کر دیا ہے۔

کئی غیر مقلد علماء نے بخاری و مسلم کی بہت سی احادیث پر ضعف کی چھاپ لگائی اور متعدد راویوں پر جرح کے نشتر چلائے۔ ان غیر مقلدین میں شیخ البانی پیش پیش رہے ہیں، جنہوں نے بخاری و مسلم کی حدیثوں کو سلسلہ ضعیفہ و موضوعہ میں شامل کر دیا ہے۔ بندہ نے غیر مقلدین کی کتابوں میں درجنوں عبارات پر نشان لگا رکھے ہیں، جن میں انہوں نے بخاری و مسلم پر جرح کی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ان عبارات کو بہت جلد منظر عام پہ لایا جائے گا۔ ان شاء اللہ

اس مجلس میں حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ کی کتاب ''احسن الکلام'' کا ذکر خیر آیا تو فرمایا: حضرت نے جس زمانے میں یہ کتاب لکھی تھی اس زمانے میں بہت سی کتب قلمی شکل میں مختلف کتب خانوں میں تھیں جن تک ان کی رسائی نہیں ہو سکی۔ اب ماشاء اللہ بہت سی قلمی کتابیں شائع ہو چکیں، ان کتابوں میں فاتحہ کے مسئلہ پر احناف کے مزید دلائل موجود ہیں جو ''احسن الکلام'' میں نہیں آ سکے۔

حضرت ڈیروی صاحب ''احسن الکلام'' کو بہت سراہتے تھے چنانچہ ایک مقام پر لکھتے ہیں:

''قارئین کرام! فاتحہ خلف الامام کے بارے میں ہمارے استاد محترم محقق وقت شیخ الحدیث ابوالزاہد مولانا محمد سرفراز خاں صاحب صفدر دام مجدھم نے احسن الکلام فی ترك القراءة خلف الامام لکھ کر غیر مقلدین حضرات کو پریشانی کے عالم میں مبتلا کر دیا ہے، فجزاه الله تعالیٰ احسن الجزاء اور رفع الیدین کے بارے میں بندہ کی یہ کتاب حاضر خدمت ہے ؏ گر قبول افتدز ہے عز و شرف۔ اور مسئلہ آمین کے بارے میں مسودہ جمع کیا جا چکا ہے۔'' [نور الصباح: ۲۰]

ڈیروی صاحب دوسری جگہ لکھتے ہیں:

’’ہمارے شیخ مکرم محدث اعظم حضرت مولانا محمد سرفراز خان صاحب صفدر دامت برکاتہم العالیہ نے احسن الکلام فی ترک القراءۃ خلف الامام جیسی ٹھوس مدلل کتاب تحریر فرما کر ہم اہلِ سنت والجماعت پر احسانِ عظیم کیا اور غیر مقلدین حضرات کی صفوں میں کھلبلی سی مچادی ہے۔‘‘

[توضیح الکلام پر ایک نظر: ۹]

بندہ نے حضرت سے عرض کیا کہ آپ مجھے اجازت مرحمت فرمائیں کہ میں فون پر آپ سے رہنمائی لیا کروں گا۔ فرمایا جی ٹھیک ہے آپ بات کرلیا کرنا۔ حضرت کے موبائل میں وارد کی سم تھی، بندہ نے خاص ان سے رابطہ کی خاطر وارد کی سم خریدی۔ اس سم کے ذریعہ کال کر کے اپنا تعارف کرایا اور عرض کیا آپ سے رہنمائی لینے اور کال کرنے کی بندہ نے اجازت لی تھی۔ فون پر ان سے میری یہ بات شعبان کے مہینے میں ہورہی تھی۔ فرمایا: جی جی، آپ رمضان کے بعد سے رابطہ میں رہنا‘‘ مگر افسوس کہ رمضان آ کر گزر گیا اور حضرت کی اچانک وفات ہوگئی۔ میں ان سے فون پر استفادہ کرنے سے محروم ہی رہا۔

حضرت ڈیروی صاحب سے میری یہ ملاقات جامعہ مدنیہ بہاول پور میں ہوئی۔ حضرت جب یہاں سے تشریف لے جانے لگے تو مولانا جمیل الرحمٰن عباسی دام ظلہ نے اپنے زیر ادارت نکلنے والے رسالے ’’نور بصیرت‘‘ کے چند شمارے انہیں ہدیہ میں پیش کئے اور پھر اُن شماروں کو پاس رکھے ہوئے ان کے تھیلے میں رکھ دیا۔

ڈیروی گرفت اور اثری رجوع

حضرت ڈیروی صاحب نے مولانا ارشاد الحق اثری غیر مقلد کی کتاب ’’توضیح الکلام‘‘ پر نقد وتنقید کی جو’’توضیح الکلام پر ایک نظر‘‘ کے نام سے شائع ہوئی۔ حضرت نے اس مجلس میں اپنی اس کتاب کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: ’’فی الحال اس کا جواب نہیں آیا۔‘‘

بعد میں اثری صاحب کی طرف سے جواب الجواب ’’تنقیح الکلام فی تائید توضیح الکلام‘‘ کے عنوان سے مارکیٹ میں آیا۔ اسے پڑھ کر حضرت ڈیروی صاحب کی مضبوط گرفت کا اندازہ ہوا۔ ڈیروی گرفت کی تاب نہ لا کر اثری صاحب کو توضیح الکلام سے بہت سی عبارتیں حذف کرنا پڑیں اور کئی مقامات پر ترمیم کے لیے مجبور ہوئے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ متعدد جگہوں پر اعتراف بھی کیا کہ مجھ سے غلطی ہوئی، آئندہ ایڈیشن میں اسے حذف یا درست کردوں گا۔ ذیل میں چند ایسے مقامات ملاحظہ فرمائیں جہاں اثری صاحب نے ڈیروی گرفت کے سامنے سر جھکالیا۔

(۱) اثری صاحب نے حضرت ڈیروی صاحب کی گرفت کے جواب میں کہا:

''دوسرے ایڈیشن میں ہم نے حدثنا کو حذف کر دیا ہے۔'' [تنقیح الکلام:۱۶۲]

(۲) اثری صاحب نے لکھا:

''امام بخاری فرماتے ہیں کہ عکرمہ ثقہ ہے۔''

ڈیروی صاحب نے اس پر گرفت کی تو اثری صاحب نے اپنی غلطی کو تسلیم کرتے ہوئے کہا:

''بلاریب صراحۃً امام بخاری سے توثیق منقول نہیں۔ اسی لئے دوسرے ایڈیشن میں ہم نے امام بخاری کا نام حذف کر دیا ہے۔'' [تنقیح الکلام:۱۶۴]

(۳) اثری صاحب نے ایک سند کے متعلق لکھا تھا:

''اس میں عون بن موسی دراصل سفیان بن موسی ہے اور وہ صدوق ہے۔''

حضرت ڈیروی صاحب نے اس پر گرفت کرتے ہوئے لکھا:

''اسے سفیان بن موسی بنانا اور اس کی توثیق کرنا اثری صاحب کا کارنامہ ہے۔''

[توضیح الکلام پر ایک نظر:۲۸۱]

اثری صاحب نے اس گرفت کے آگے گھٹنے ٹیک دیئے اور کھلے لفظوں میں تسلیم کیا:

''بلاشبہ عون بن موسی کو متعین کرنے میں اس ناکارہ سے غلطی ہوئی۔'' [تنقیح الکلام:۱۹۳]

(۴) اثری صاحب لکھتے ہیں:

''توضیح (ج ا ص ۲۶۶) میں لکھا گیا ہے کہ امام ابوزرعہ فرماتے ہیں کہ امام مالک، ابن اسحاق کو پہچانتے ہی نہیں، جس پر ہمارے مہربان [ڈیروی صاحب (ناقل)] فرماتے ہیں: ''یہ اثری صاحب کا خالص جھوٹ ہے۔ (ایک نظر:۲۸۳) بلاشبہ یہ قول امام ابوزرعہ کا نہیں۔'' [تنقیح الکلام:۲۰۲]

(۵) اثری صاحب نے توضیح الکلام میں نقل کیا:

''محدثین کا اس پر اتفاق ہے کہ ابن اسحاق صدوق ہے۔'' [توضیح الکلام:۱/۲۲۵]

حضرت ڈیروی صاحب نے اس پر تنقید کرتے ہوئے لکھا:

''یہ محض جھوٹ ہے کہ تمام محدثین کرام متفق ہیں۔''

اثری صاحب نے اس کے جواب میں لکھا:

''یہاں لفظ کبار ساقط ہو گیا۔ یعنی کبار محدثین ہے صرف محدثین نہیں۔'' [تنقیح الکلام:۲۰۳]

(۶) اثری صاحب نے ڈیروی صاحب کے بارے میں لکھا:

''انہوں نے توضیح (ج ۲ ص ۲۰۱) سے یہ بھی نقل کیا کہ یہاں ان ھو الا ذکر للذاکرین کو قرآن

کی آیت باور کروایا گیا ہے حالانکہ یہ آیت اس طرح نہیں۔ (ایک نظر: ص ۲۵۲، ۲۵۳) بلاشبہ ان الفاظ سے یہ آیت نقل کرنے میں خطا ہوئی۔'' [تنقیح الکلام: ۲۳۸]

(۷) اثری صاحب ایک اور جگہ ڈیروی گرفت کے سامنے جھکتے ہوئے لکھتے ہیں:

''بلاشبہ امام یحییٰ بن معین نے ابن اسحاق پر امام مالک کی جرح کا جواب نہیں دیا۔ نئے ایڈیشن میں اسے درست کر دیا گیا ہے۔'' [تنقیح الکلام: ۲۴۷]

(۸) ایک اور اعترافِ خطا ملاحظہ فرمائیں۔ اثری صاحب لکھتے ہیں:

''علامہ شوکانی کی عبارت کو سمجھنے میں یہاں اس ناکارہ سے خطا ہوئی جس کا ازالہ دوسرے ایڈیشن میں کر دیا گیا ہے۔'' [تنقیح الکلام: ۲۸۵]

(۹) چلیں ایک اور حوالہ بھی پڑھیں۔ اثری صاحب لکھتے ہیں:

''جزء القراءۃ (ص ۱۵) مطبوعہ پریس لاہور میں بھی اسی طرح قال ثنا صدقه بن خالد ہے۔ جس سے یہ غلط فہمی ہوئی کہ امام بخاری بھی اسے صدقہ سے براہ راست روایت کرتے ہیں حالانکہ وہ بھی اسے ہشام بن عمار ہی سے روایت کرتے ہیں جیسا کہ خلق افعال العباد (ص ۶۷) سے عیاں ہوتا ہے اور ہشام کا واسطہ جزء القراءۃ کے نسخہ سے گرا ہوا ہے۔ توضیح کے دوسرے ایڈیشن میں راقم نے اس کا ازالہ کر دیا ہے۔'' [تنقیح الکلام: ۲۸۶]

(۱۰) لیجئے! دسویں عبارت بھی حاضر ہے۔ اثری صاحب نے لکھا:

'' التلخیص کے مطبوعہ نسخہ میں اسی تصحیح کی نسبت جو امام ابوداؤد کی طرف منسوب ہوگئی ہے۔ وہ طباعتی غلطی کا نتیجہ ہے۔ توضیح الکلام کی طبع اول میں خود یہ ناکارہ اس کا تتبع نہ کرسکا۔ اس لیے التلخیص کی عبارت سے تصحیح کی نسبت امام ابوداود کی طرف ہوگئی۔'' [تنقیح الکلام: ۳۱۸]

یہ وہ مقامات ہیں جہاں اثری صاحب نے ڈیروی صاحب کے تنبیہ کرنے پر اپنی غلطیوں کا اعتراف کیا ہے۔ جب کہ بہت سی جگہوں میں اعتراف کئے بغیر چپکے سے بھی عبارتوں کو غائب کر دیا۔ مثلاً انہوں نے مکحول کی حدیث کے بارے میں لکھا تھا: ''اس حدیث میں اضطراب کا راز کھلا تو صرف حضرات علماءِ احناف پر، آخر کیوں۔ آپ ہی اپنی کج بینی پر غور کریں۔'' [توضیح الکلام: ۱/۳۵۵ طبع قدیم]

حضرت ڈیروی صاحب نے اثری صاحب کی اس بات کو غلط بیانی قرار دیتے ہوئے علامہ ابن عبدالبر مالکی رحمہ اللہ کا حوالہ التمہید: ۱۱/۴۶ سے نقل کیا کہ انہوں نے بھی اس حدیث میں اضطراب بتایا ہے۔ [توضیح الکلام پر ایک نظر: ۱۰۲]

حضرت ڈیروی کے تعاقب کرنے پر اثری صاحب نے توضیح الکلام طبع جدید: ۳۲۹ پر مذکورہ عبارت کو خاموشی سے حذف کر دیا۔

الزامِ تحریف سے حضرت شیخ الهند رحمه الله کی براء ت

شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندی رحمہ اللہ کی کتاب ایضاح الادلہ میں سہواً ایک آیت غلط درج ہوگئی تھی۔ محمد حسین بٹالوی سے لے کر ارشاد الحق اثری تک غیر مقلدین سے اس کتاب کا جواب نہیں بن پڑا۔ البتہ اس کتاب کی مقبولیت کو کم کرنے کے لیے یہ شور مچاتے چلے آئے کہ حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ نے قرآنی آیت میں تحریف کر دی ہے۔ غیر مقلدین کی درجنوں کتابوں خاص کر تقلید کی تردید میں لکھی گئی قریباً ہر تحریر میں بندہ نے ان کا یہ واویلا دیکھا کہ شیخ الہند نے جان بوجھ کر آیت کو غلط لکھا ہے۔ یہاں تک کہ اثری صاحب نے بھی یہی راگ الاپ دیا کہ شیخ الہند نے مذہبی حمیت میں ایک خود ساختہ آیت لکھ دی ہے۔
[توضیح الکلام طبع قدیم: ۱/۲۵۳]

حضرت ڈیروی صاحب نے اپنی کتاب ''توضیح الکلام پر ایک نظر'' کے ''باب التحریفات'' میں اثری صاحب کی کتاب توضیح الکلام سے متعدد آیات نقل کر کے نشان دہی فرمائی کہ یہ آیتیں غلط لکھی ہوئی ہیں۔ جب الزام خود اثری صاحب پر الٹ پڑا تب انہیں تسلیم کرنا کہ حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ سے سہو ہوا ہے۔ چنانچہ انہوں نے لکھا:

''سیدھے ہاتھوں یہ اعتراف کیوں نہیں کر لیا جاتا کہ یہ حضرت شیخ الہند سے چوک ہوئی ...اللہ تعالیٰ بھلا کرے سید [سعید (ناقل)] احمد پالن پوری صاحب کا کہ انہوں نے بالآخر تسہیل الادلہ کاملہ کے پیش لفظ میں اس حقیقت کا اعتراف کیا کہ: یہ سبقت قلم ہے ...(تسہیل الادلہ کاملہ: ص ۱۸، ۱۹) مولانا تقی عثمانی صاحب نے بھی اپنے خط میں اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے کہ فی الواقع یہ خطا مولانا محمود الحسن سے ہوئی اور یہ سبقت قلم کا نتیجہ ہے۔ ملاحظہ ہو ''الرودود'' مؤلفہ بکر بن عبداللہ ابوزید کا حاشیہ ص ۲۴۲''
[تنقیح الکلام: ۲۳۶]

مولانا محمد جوناگڑھی اور مولانا عبدالقادر حصاروی سے لے کر دَور حاضر کے تک کے غیر مقلد لکھاری عناداً حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ کے سہو کو تحریف کہتے چلے آئے ہیں، میری معلومات کے مطابق سب سے پہلے اثری صاحب نے اسے تحریف کی بجائے سہو قرار دیا۔ اس کے پیچھے حضرت ڈیروی رحمہ اللہ کی محنت، کاوش اور گرفت کا دخل ہے، ورنہ اس گرفت سے پہلے خود اثری صاحب بھی اس پر تحریف کا لیبل لگا چکے ہیں۔

اثری صاحب جب ایضاح الادلہ میں درج آیت کو تحریف کی بجائے سہو تسلیم کر چکے ہیں تو اب انصاف کا تقاضا یہ تھا کہ وہ توضیح الکلام طبع جدید میں تحریف قرار دینے کی ساری بحث کو حذف کر دیتے، مگر افسوس کہ انہوں نے اسے حذف نہیں کیا۔ آپ توضیح الکلام طبع جدید: ۲۴۰، ۲۴۱ کھول کر دیکھ لیجئے! یہ بحث وہاں اب بھی موجود ہے۔

مولانا عمر فاروق قدوسی غیر مقلد نے بھی ایضاح الادلہ کی عبارت کو سہو قرار دیا، چنانچہ انہوں نے دیوبندیوں کے متعلق لکھا:

''انہوں نے طویل عرصہ تک اس غلطی کو درست نہیں کیا... جو شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن سے ہوئی تھی... مولانا موصوف سے تو سہواً ایسا ہو گیا۔'' [اہلِ حدیث پر کچھ مزید کرم فرمائیاں: ۱۸۵]

ڈیروی صاحب علماء کرام کی نظر میں

ڈیروی صاحب کے استاذِ مکرم حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ نے لکھا:

''فاضل نوجوان، عالمِ اجل، نکتہ رس، ذہین و فطین، وسیع النظر اور کثیر المطالعہ حضرت مولانا حافظ محمد حبیب اللہ صاحب دام مجدہم ڈیروی فاضل نصرت العلوم گوجرانوالہ'' [تقریظ نور الصباح: ۱۲]

حضرت مولانا عبدالرشید نعمانی رحمہ اللہ نے حضرت مولانا عبدالحمید سواتی رحمہ اللہ کو خط لکھا۔ خط کے ابتدائی الفاظ یہ ہیں:

''ہدیہ سنیہ یعنی کتاب مستطاب نور الصباح فی ترك رفع الیدین بعد الافتتاح وصول ہوئی، ممنون فرمایا، جزاکم اللہ تعالیٰ عنی و عن سائر اھل العلم خیرا. مطالعہ کر کے مسرت ہوئی کہ آپ کے مدرسہ نصرت العلوم سے ایسے فضلاء نکلے جو اس طرح دادِ تحقیق دیتے ہیں کثر اللہ امثالھم.''

[نور الصباح: ۱۷]

حضرت مولانا مفتی محمد انور اکاڑوی دام ظلہ لکھتے ہیں:

''غیر مقلدین کی ان جیسی بے اعتدالیوں کے پیش نظر مولانا حبیب اللہ صاحب ڈیروی مدظلہ نے ایک کتاب نور الصباح فی ترك رفع الیدین بعد الافتتاح لکھی جس میں اس علاقے کی متواتر ترک رفع یدین والی نماز کو صحیح ثابت کیا... بہر حال اس کتاب نور الصباح سے عوام کے اکثر مغالطات دُور ہوئے اور ان کو اپنی نماز کے بارہ میں اطمینان قلبی حاصل ہوا۔'' [تجلیات انور: ۱/۳۵۷، ۳۵۸]

حضرت مولانا جمیل الرحمٰن عباسی دام ظلہ لکھتے ہیں:

''مولانا ایک جید عالم دین، نامور محقق، قابلِ فخر مناظر، مایہ ناز مصنف، لائقِ رشک نکتہ دان و نکتہ

ہیں کہنہ مشق مدرس، فن اسماء الرجال کے بحر ناپیدا کنار، بہترین نقاد، امام اہلِ سنت کے تلمیذ ارشد و معتمد خاص، اہلِ سنت والجماعت کے لائق افتخار ترجمان، بزم احناف کے تابندہ چراغ اور مسلک حق کی نظریاتی سرحدوں کے چاک و چوبند محافظ تھے، آپ کے قلم کی صداقت رقم کی ذرا سی جنبش سے گمراہی کے مراکز لرزا براندام ہو جاتے۔ آپ کی ہر تحریر بدعت کے ایوانوں پر بجلیاں گراتی، ہر تحقیق دجل و تلبیس اور الحاد و زندقہ کی عمارتوں کو پیوند خاک کر دیتی۔ ان گوناں گوں اوصاف حسنہ کی جامع شخصیت ہونے کی باوصف عاجزی آپ پر بس تھی اور انکساری آپ پر ختم'' [مجلّہ نورِ بصیرت بہاول پور شمارہ: ۲۳، ذوالقعدہ و ذوالحجہ ۱۴۲۸ھ اداریہ]

عباسی صاحب نے حضرت ڈیروی کی کتاب ''نور الصباح'' پر باقاعدہ تبصرہ بھی تحریر کیا تھا اس تبصرہ کی کچھ سطریں درج ذیل ہیں:

''محقق العصر حضرت مولانا حافظ حبیب اللہ ڈیروی نور اللہ مرقدہ تحقیق کے میدان کے مسلم شہسوار گذرے ہیں۔ مسلکی دفاع اور رد فرق باطلہ وضالہ میں ان کے کارنامے آبِ زر سے لکھنے کے لائق ہیں۔ آپ کے جاندار قلم سے جہاں دیگر وقیع کتب منصۂ شہود پر آئی ہیں وہاں نور الصباح فی ترك رفع اليدين بعد الافتتاح ... جیسی معرکۃ الآراء کتاب بھی منظر عام پر آئی ...قارئین کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اس مایہ ناز کتاب سے ضرور مستفید ہوں خصوصا وہ حضرات جو لامذہبیت کی طرف سے پھیلائی گئی تاریکیوں میں بھٹک رہے ہیں وہ اس نور الصباح سے ضرور روشنی حاصل کریں۔''

[نور بصیرت بہاول پور جمادی الاولی ۱۴۲۹ھ: ۴۷]

حافظ ظہور احمد الحسینی صاحب دام ظلہ لکھتے ہیں:

''علامہ حبیب اللہ ڈیروی صاحب نے اپنی کتاب'' تنبيه الغافلين على تحريف الغالين ''میں ان [غیر مقلدین (ناقل)] کی تحریفات کی خوب نقاب کشائی کی ہے۔ یہ کتاب قابل دید و لائق مطالعہ ہے۔ جزاه الله احسن الجزاء'' [علمائے دیوبند پر زبیر علی زئی کے الزامات کے جوابات: ۲۰۹]

اللہ تعالی کا فضل

فقہ حنفی کی معروف کتاب ''ہدایہ'' میں مسائل کے ساتھ بطور دلائل احادیث بھی درج ہیں۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے احادیثِ ہدایہ کی تخریج فرمائی، مگر کہیں کہیں یہ بھی لکھ دیا: لم اجده ...یا... ما وجدناه یعنی اس حدیث کو میں نہیں پا سکا۔ انہوں نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ یہ حدیث ذخیرہ احادیث میں نہیں بلکہ صرف اپنی بارے میں کہا کہ میں اسے نہیں پا سکا۔ غیر مقلد لکھاریوں نے ہدایہ پر اعتراضات کرتے ہوئے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی کتاب ''الدراية فی تخریج احاديث الهداية'' کو سامنے رکھا۔ جہاں انہوں نے لکھا کہ یہ

حدیث مجھے نہیں ملی، اسے اپنی تحریر میں نقل کیا اور پھر دعویٰ کر دیا کہ یہ حدیث کسی کتاب میں موجود نہیں اور یہ کہ اسے حدیث باور کرانا صاحبِ ہدایہ کا بہتان ہے وغیرہ۔

حضرت ڈیروی صاحب نے ایسی احادیث کو کتبِ حدیث سے تلاش کیا۔ کتاب میں جگہ جگہ "اللہ تعالیٰ کا فضل" عنوان قائم کر کے ایسی حدیثوں کو درج کیا اور پھر ہر حدیث کے بعد "محدث اعظم صاحب ہدایہ زندہ باد" یا اس سے ملتے جلتے الفاظ لکھتے چلے گئے۔ دیکھئے ہدایہ علماء کی عدالت میں: ۲۴۱/ سے آخر کتاب تک۔ اس بارے میں حضرت کی درج ذیل تحریر بھی ملاحظہ فرمائیں:

"جب حافظ ابن حجر کے الدرایہ کا مطالعہ کیا تو اس میں حافظ صاحب بعض اوقات فرما جاتے لم أجده کہ یہ حدیث مجھے نہیں ملی اور پھر نصب الرایہ علامہ زیلعی کا مطالعہ کیا تو اس سے پتہ چلا کہ صاحب ہدایہ نے جو احادیث ہدایہ میں بیان کی ہیں وہ اکثر احادیث کی کتابوں میں موجود ہیں، صرف چند احادیث ایسی ہیں جو نہیں مل سکیں۔ علامہ عینی و حافظ ابن ہمام کو بھی وہ احادیث نہیں مل سکیں۔ راقم الحروف پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل ہوا کہ چند چیزیں جو اِن حضرات کو نہ مل سکی تھیں اس عاجز کو حدیث کی کتابوں سے مل گئی ہیں۔ اس سے صاحب ہدایہ کا وقار راقم الحروف کے دل میں بہت بڑھ گیا ہے و ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء." [ہدایہ علماء کی عدالت میں: ۸۱]

محمد بن اسحاق اور حضرت ڈیروی صاحب

حافظ زبیر علی زئی غیر مقلد نے اعتراض کیا کہ ڈیروی صاحب نے محمد بن اسحاق راوی کو "مشہور دلا" کہہ کر بازاری قسم کی گالی ہے۔ [علمی مقالات: ۱/۵۸۲]

جب کہ علی زئی صاحب نے دوسرے مقام پر تسلیم کیا ہے کہ یہ کاتب کی غلطی ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

"حبیب اللہ ڈیروی نے امام المغازی محمد بن اسحاق بن یسار رحمہ اللہ کے بارے میں لکھا... در اصل محمد بن اسحاق ہے جو کہ مشہور دلا ہے۔ (توضیح الکلام پر ایک نظر: ۱۱۷) حبیب اللہ ڈیروی صاحب نے ہمارے پاس خود آ کر کہا تھا کہ یہ کمپوزنگ کی غلطی ہے۔" [علمی مقامات: ۳/۵۵۷]

علی زئی صاحب کی مذکورہ عبارت ان کے اس مضمون کا حصہ ہے جس میں انہوں نے یہ بتانا چاہا کہ کاتب کی غلطی، مصنف کا سہو اور کمپوزنگ کی غلطیاں قابلِ اعتراض نہیں ہوتیں۔

حضرت ڈیروی کے ایک مباحثہ کا تذکرہ

حضرت ڈیروی صاحب لکھتے ہیں:

"راقم الحروف مکتبہ حنفیہ اردو بازار گوجرانوالہ میں گیا۔ وہاں قاضی عبدالرشید صاحب غیر مقلد آف

جلھن گوجرانوالہ، مولانا محمد یعقوب قصوری حنفی اور اس کے رفقاء کے ساتھ یہ بحث کر رہا تھا کہ مولانا سرفراز خان صاحب نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ قاضی شوکانی شافعی مسلک سے تعلق رکھتے تھے۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا تو راقم الحروف نے جواب دیا کہ حضرت صفدر صاحب دام مجدہم قاضی شوکانی کو غیر مقلد لکھتے ہیں، شافعی تحریر نہیں کرتے۔ اس پر قاضی عبدالرشید صاحب نے ضد کیا کہ مولانا سرفراز خان نے اپنی کتابوں میں قاضی شوکانی کو شافعی لکھا ہے۔ تو راقم الحروف نے کہا کہ میرے پاس اس وقت نو سو روپے نقد موجود ہیں۔ اگر آپ حضرت صفدر صاحب کی کسی تصنیف سے قاضی شوکانی کا شافعی ہونا دکھا دیں تو نو سو نقد آپ کو بطور انعام دیئے جائیں گے۔ اس پر قاضی عبدالرشید صاحب خاموش ہو گئے۔ پھر دوسرا مسئلہ آمین بالجہر چلا تو راقم الحروف نے کہا کہ امام ابوحنیفہ اور امام مالک آمین بالجہر کے قائل نہیں ہیں۔ حتی کہ امام شافعی کتاب الام میں فرماتے ہیں کہ مقتدی آمین بالجہر نہ کہیں۔ میں مقتدیوں کے لئے آمین بالجہر پسند نہیں کرتا۔ اس پر قاضی عبدالرشید صاحب نے کہا کہ کتاب الام میں یہ بات امام شافعی نے تحریر نہیں کی۔ اس پر راقم الحروف نے مؤاخذہ کرتے ہوئے کہا کہ آپ غیر مقلدین کے کتب خانہ سے کتاب الام لے آئیں۔ اگر اس میں یہ مسئلہ اس طرح تحریر نہ ہو تو پھر بھی نو سو روپے آپ کو انعام ملے گا۔ اس پر قاضی عبدالرشید صاحب نے کہا کہ آپ مولانا حبیب اللہ ڈیروی معلوم ہوتے ہیں۔ راقم الحروف نے کہا: وہ کیسے؟ تو قاضی صاحب نے کہا: یہ وہی آواز ہے جو مولانا یونس نعمانی کے ساتھ مناظرہ کی کیسٹ میں مَیں نے سنی ہے۔ اس کے بعد قاضی عبدالرشید صاحب نے کہا مولانا سرفراز صاحب نے اپنی تصانیف میں قاضی شوکانی کو کہیں بھی شافعی نہیں لکھا، میں ان حضرات کے ساتھ مذاق کر رہا تھا۔'' [توضیح الکلام پر ایک نظر: ۹، ۱۰]

ڈیروی صاحب کی تصانیف

۱)۔ نور الصباح فی ترک رفع الیدین بعد الافتتاح (دو جلدیں)

یہ کتاب مسئلہ ترک رفع یدین کے دلائل پر مشتمل ہے۔ اس پر غیر مقلدین نے اشکالات اٹھائے تو جواب کے لیے حضرت نے نور الصباح جلد دوم تحریر فرمائی۔ پہلی جلد کے ۲۴۴... اور دوسری جلد کے ۳۶۲/ صفحات ہیں۔ نور الصباح جلد: ۲/ ۲۲۷/ پر حضرت ڈیروی کے ایک خط کا عکس بھی شائع ہے۔

۲)۔ توضیح الکلام پر ایک نظر۔

یہ کتاب، مولانا ارشاد الحق اثری غیر مقلد کی کتاب ''توضیح الکلام فی وجوب القراءۃ خلف الامام'' پر ردو تنقید ہے۔ ''توضیح الکلام پر ایک نظر'' بڑے سائز کے تین سو پندرہ صفحات پر مشتمل ہے۔

۳)۔ ہدایہ علماء کی عدالت میں

اس میں فقہ حنفی کی معروف کتاب ’’ہدایہ‘‘ پر اُٹھائے گئے اعتراضات کا جواب ہے۔

۴)۔تنبیہ الغافلین علی تحریف الغالین

اس کتاب میں غیر مقلدین کی کتابوں سے ان آیات کو جمع کیا گیا ہے جنہیں ان لوگوں نے غلط درج کیا ہوا ہے۔

۵)۔اظہار التحسین فی اخفاء التامین

یہ کتاب ۱۸۱ر صفحات پر مشتمل ہے۔اس میں آمین آہستہ کہنے کے دلائل دیئے گئے ہیں اور ساتھ ساتھ رجال پر بھی خوب بحث ہے۔

۶)۔ ضرب المہند

اس کتاب میں منکرین حیات قبر کی اصلاح پر مشتمل مواد ہے۔

۷)۔قہر حق بر صاحب ندائے حق

محمد حسین نیلوی مماتی صاحب نے مماتیت کے پرچار و دفاع کے لئے ’’ندائے حق‘‘ کتاب لکھی تھی۔قہر حق اسی ندائے حق کا جواب ہے۔

۸)۔قربانی صرف تین دن ہیں۔

اس کا عنوان کتابچہ کے نام سے ہی ظاہر ہے۔

۹)۔الشئ العجاب فی حلۃ الضراب

اس کتابچہ کا بندہ مطالعہ نہیں کر سکا۔

حضرت کی کتاب ’’توضیح الکلام پر ایک نظر‘‘ کے پچھلے ٹائیٹل پر حضرت رحمہ اللہ کی چند زیر طبع کتابوں کی فہرست ہے۔ان کتابوں کے نام درج ذیل ہیں۔

☆...مسئلہ رفع الیدین پر انعام یافتہ تحریری مناظرہ۔

قاضی عبد الرشید غیر مقلد نے چھ سوالات کئے اور ہر سوال کے جواب پر تین سو روپے انعام کا وعدہ کیا۔حضرت ڈیروی صاحب نے ان سوالوں کا جواب دیا۔اندازہ یہی ہے کہ حضرت کا یہ رسالہ انہی سوالات و جوابات پر مشتمل ہے۔

☆...مناظرہ تحریری بر فاتحہ خلف الامام

یہ مناظرہ حضرت ڈیروی اور غیر مقلد عالم ابو البرکات کے درمیان ہوا۔

☆احقاقِ حق یعنی فقہ حنفی پر اعتراضات کے جوابات

☆... نفحات العطر فی ابحاث الوتر

نام سے ظاہر ہو رہا ہے کہ اس میں نماز وتر کے حوالے سے بحث ہے۔

☆... العروج بالفروج یعنی غیر مقلدین کی ترقی کا راز

رسالہ کے نام سے اندازہ ہو رہا ہے کہ اس میں یہ ظاہر کرنا ہے کہ غیر مقلدین کی ترقی میں ایک وجہ عورتیں ہیں۔

☆... نذر لغیر اللہ حرام ہے (بریلوی حضرات کا فتوی)

☆... بریلوی حقائق بجواب دیو بند حقائق

حضرت رحمہ اللہ کے وارثوں سے گذارش ہے کہ ان کی جو غیر مطبوعہ کتابیں/مسودات ہیں انہیں محفوظ رکھیں اور اشاعت کا کوئی انتظام کریں۔

وفات/ سفر آخرت

۲۰۰۷ء... ۵ نومبر کو صبح کے وقت مَیں جامعہ فتحیہ احمد پور شرقیہ میں استاذ محترم حضرت مولانا مفتی عبد المجید دامت برکاتہم کے ساتھ کھڑا تھا۔ انہوں نے فرمایا: مولانا حبیب اللہ ڈیروی صاحب فوت ہو گئے ہیں!!'' بات کے انداز سے کچھ خبر اور کچھ سوال محسوس رہا تھا۔ بندہ نے عرض کیا: مجھے علم نہیں۔ فرمایا: ''اسلام اخبار میں ان کی وفات پر کسی کا مضمون شائع ہوا ہے۔'' بندہ نے وہیں کھڑے کھڑے مولانا جمیل الرحمٰن عباسی دام ظلہ کو فون کر کے اس بارے میں تصدیق چاہی۔ انہوں نے فرمایا: مجھے کچھ علم نہیں، ٹھہرو! ابھی میں ڈیروی صاحب کے بیٹے مولانا احسان اللہ سے رابطہ کر کے بتاتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے پتہ کر کے تھوڑی دیر بعد بتایا کہ پرسوں [۳ نومبر] کو حضرت کی وفات ہو گئی ہے۔ حضرت نے عشاء کی نماز کے لیے وضو کیا اور پھر کلمہ پڑھتے ہوئے مسجد میں داخل ہوئے ہی تھے کہ دل کی حرکت بند ہونے کے باعث فوت ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

عباسی صاحب نے نور بصیرت مجلّہ میں ''مولانا حافظ حبیب اللہ ڈیروی کا سانحہ ارتحال'' عنوان سے دو صفحات پر مشتمل مضمون تحریر فرمایا جس کے کچھ اقتباسات بندہ نے اوپر نقل کر دیئے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت ڈیروی رحمہ اللہ کی بشری لغزشوں کو معاف فرما کر ان کے درجات بلند کرے اور ان کی تمام خدمات کو قبول فرمائے۔ آمین

رب نواز عفا اللہ عنہ، مدیر اعلی: مجلّہ الفتحیہ احمد پور شرقیہ ضلع بہاول پور

۱۶/۱ اکتوبر ۲۰۲۰ء بروز جمعۃ المبارک

احوال مصنف دام مجدہم

محترم قارئین کرام حضرت مولانا حافظ حبیب اللہ ڈیروی دام مجدہم کی ولادت 1946ء میں بستی خانہ شریف تحصیل وضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں ہوئی۔ آپ نے قرآن مجید ناظرہ اپنے والد محترم حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب المعروف حافظ کالو مرحوم المتوفی 27 رجب 1388ھ 20 اکتوبر 1968ء سے پڑھا سکول کی تعلیم پرائمری تک بستی ملیکھی ڈاکخانہ پروآ تحصیل وضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں کی پھر بعد اس کے مولانا موصوف کے والد محترم ڈیرہ اسماعیل خان شہر میں تشریف لے آئے اور کرایہ پر ایک مکان لیا۔ اور شہر ڈیرہ میں سکون پذیر ہو گئے ،امامت وتدریس کرنی شروع کر دی۔ حتیٰ کہ آپ کی وفات بھی ڈیرہ شہر میں ہوئی اور اپنی بستی خانہ شریف کے قبرستان میں مدفون ہیں۔ فارسی کی ابتدائی کتابیں مولانا ڈیروی صاحب نے پیر طریقت حضرت مولانا عبدالحئی صاحب شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھی ہیں اور اسی سال رمضان المبارک 1957ھ میں دورہ تفسیر حضرت مولانا عبداللہ صاحب بہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھا اور بیعت کا شرف بھی ان سے حاصل ہوا۔ پھر 1958ء میں علم صرف ونحو کی ابتدائی کتابیں مدرسہ نعمانیہ صالحیہ ڈیرہ اسماعیل خان میں حضرت مولانا حافظ عبدالحق صاحب مرحوم نابینا سے پڑھیں۔ پھر حضرت مولانا غلام فرید صاحب دام مجدہم آف دریا خان نے جو نعمانیہ صالحیہ میں انتہائی کتابیں پڑھ رہے تھے۔ حضرت ڈیروی صاحب کو مشورہ دیا کہ یہاں نعمانیہ صالحیہ میں محنت کا ماحول نہیں ہے آپ ہمارے شیخ حضرت مولانا منظور الحق صاحب دام مجدہم کے پاس نڑھال چلے جائیں تو آپ محنت کر کے وہاں بہت کچھ حاصل کر لیں گے۔ مولانا ڈیروی موصوف نے ان سے کہا کہ میں نڑھال کا واقف نہیں ہوں تو مولانا غلام فرید صاحب نے فرمایا کہ میں ایک خط آپ کو

حضرت شیخ مولانا منظور الحق صاحب دام مجدہم کے نام لکھ دیتا ہوں دوسرا وہاں حضرت مولانا حافظ اللہ بخش صاحب میانوالوی ہیں ان کے نام لکھ دیتا ہوں۔ یہ دونوں خط مولانا ڈیروی صاحب لے کر نڑھال چلے گئے۔ وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ حضرت شیخ محترم حضرت مولانا منظور الحق صاحب دام مجدہم اسی سال یعنی 1959ء میں دار العلوم عیدگاہ کبیر والہ میں چلے گئے ہیں مولانا ڈیروی دام مجدہم فرماتے ہیں کہ میں نڑھال سے واپس پیدل کبیر والہ آگیا اور ٹرنگ سر پر رکھا ہوا تھا جب دار العلوم عیدگاہ کبیر والہ عصر سے کچھ پہلے پہنچا اور مولانا حافظ اللہ بخش صاحب میانوالوی کا پوچھا تو بتایا گیا کہ وہ شیشم کے درخت کے نیچے جلالین شریف کا مطالعہ کر رہے ہیں تو میں نے دو خط نکالے اور حضرت حافظ کے حوالے کئے انہوں نے فرمایا کہ ڈیرہ اسماعیل خان سے بڑا دور دراز کا سفر کر کے آپ آئے ہیں۔ اور دار العلوم عیدگاہ میں جگہ نہیں ہے دار العلوم طلباء سے پُر ہو چکا ہے حضرت استاذ محترم صاحب بھی وہاں تشریف لائے تو حافظ اللہ بخش صاحب دام مجدہم نے انہیں مولانا غلام فرید صاحب دام مجدہم کا خط دیا۔ حضرت استاذ مکرم ہنسے اور فرمایا حافظ جی ملتان پیروں سے پُر ہے۔ حافظ صاحب نے فرمایا یہ بھی تو دور دراز کا سفر کر آیا ہے حضرت استاذ محترم نے فرمایا کہ اچھا ٹھیک ہے حضرت ڈیروی صاحب فرماتے ہیں دو تین دن تو میں ساتھیوں کے ساتھ شریک رہ کر روٹی کھاتا رہا اور پریشان بھی رہا کہ داخلہ نہیں ہے، اس کے بعد **اللہ تعالیٰ** کا خصوصی فضل ہوا کہ مدرسے کا قانون بن گیا کہ اسباق اردو میں پڑھائے جائیں گے۔ تو تیرہ ساتھی سرائیکی والے مدرسے سے چلے گئے اور میری جگہ بن گئی حضرت شیخ مکرم نے صرف پڑھائی اور حق ادا کر دیا اور چند نحو کی ابتدائی کتابیں بھی پڑھا دی۔ حضرت مولانا منیر احمد صاحب آف کہروڑپکا بھی میرے ساتھی تھے اور ہم نے صرف ونحو کی کتابیں زبانی یاد کی تھیں۔ اور میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے فسٹ نمبروں پر پاس ہو گیا اور یہاں کی پڑھائی نے ایسا مزہ دیا کہ چار سال مسلسل پڑھائی کی تیسرے سال جب شرح جامی

ونورالانوار کا تھا تو حضرت شیخ المشائخ پیر طریقت حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب بہلوی والے ڈیرہ اسماعیل خان تشریف لائے اور ڈیروی صاحب کا امتحان لیا ڈیروی صاحب کو جوابات بالکل یاد تھے۔

حضرت بہت خوش ہوئے اور ڈیروی صاحب کے والد صاحب کو فرمایا کہ حبیب اللہ کو دوبارہ دورہ تفسیر کے لئے بھیجو۔ اب اچھا سمجھدار ہو گیا ہے اب دورہ تفسیر خوب سمجھ جائے گا تو پھر حضرت کے فرمان کے مطابق دورہ تفسیر کے لئے دوبارہ گئے اور دورہ تفسیر پڑھا۔ پھر 1965ء میں مدرسہ قاسم العلوم ملتان چوکی چولہے یک میں ایک سال لگایا۔ وہاں حضرت مولانا محمد موسیٰ خان روحانی بازی صاحب دام مجدہم سے شرح چغمینی وتصریح وشرح عقائد وخیالی وتوضیح وتلویح پڑھی مشکوٰۃ شریف حضرت مولانا فیض احمد صاحب دام مجدہم سے پڑھی۔ بیضاوی شریف حضرت مولانا عبدالقادر قاسمی صاحب فاضل دیوبند مرحوم سے پڑھیں پھر دورہ حدیث شریف کے لئے 1965ء 1966ء میں دورہ حدیث نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں امام اہلسنت محدث اعظم حضرت شیخ مولانا سرفراز خان صاحب صفدر دام مجدہم ولی کامل شیخ التفسیر حضرت مولانا صوفی عبدالحمید صاحب سواتی دام مجدہم وغیرہم سے پڑھا اور فراغ حاصل کیا۔

حضرت ڈیروی صاحب کی 1966ء کے آخر میں شادی ہوئی دو یا تین بچے بھی پیدا ہو چکے تھے ایک دن والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ کہ جاہل حافظ مصلیٰ پر رمضان المبارک میں آگے ہوتا ہے اور تم عالم بن کر پیچھے کھڑے ہوتے ہو تمہارے لئے شرم کی بات ہے تو حضرت ڈیروی صاحب نے اپنی والدہ محترمہ مرحومہ سے کہا کہ آپ دعاء کریں تو میں قرآن مجید یاد کرتا ہوں تو تین سال کے اندر قرآن مجید خود یاد کر کے ملتان تصحیح کے لئے حضرت قاری رحیم بخش صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کو سنایا اور مقتدیوں کو رمضان المبارک میں تراویح میں سنا دیا اور پھر مسلسل 18 سال اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے قرآن مجید ہر سال رمضان المبارک میں سنایا۔ عرصہ نو

سال تدریس سے محروم رہے پھر 1975ء 1395ھ میں پڑھانے کا موقعہ ملا۔ مدرسہ تعلیم الاسلام اترا۔ قائد آباد ضلع میانوالی مولانا محمد امین ممانی کے ہاں وہاں مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چھڑ جانے کی وجہ سے مولانا محمد امین صاحب نے جواب دے دیا۔ پھر 1976ء 1396ھ میں جامعہ سراج العلوم جامع مسجد بلاک نمبر 1 سرگودھا میں موقوف علیہ الدورہ تک پڑھایا۔

1977ء 1397ھ جامع مسجد کلاں ڈیرہ اسماعیل خان میں مولانا احمد شعیب صاحب دام مجدہم کے ہاں پڑھانے کا اتفاق ہوا۔ پھر 1978ء 1398ھ مسجد نظام خان میں جامعہ قاسمیہ میں پڑھایا۔ یہاں مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسماع انبیاء علیہم السلام چھڑ گیا تو حضرت ڈیروی صاحب یہاں سے مستعفی ہو گئے اور نعمانیہ صالحیہ ڈیرہ میں چلے گئے۔ پھر یہاں سے جامع عیدگاہ کلاں ڈیرہ میں مولانا مفتی عبدالقدوس صاحب کے پاس چلے گئے پھر یہاں سے شیخ المشائخ حضرت خواجہ مولانا خان محمد صاحب دام مجدہم کے پاس خانقاہ سراجیہ کندیاں چلے گئے اور یہاں دو سال پڑھایا۔ پھر یہاں سے ایک سال نعمانیہ صالحیہ ڈیرہ میں پڑھایا پھر یہاں سے نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں اپنے شیخین کے زیر سایہ آٹھ سال 1985ء تا 1992ء تک حدیث کی خدمت کی اور نائب شیخ الحدیث کے فرائض سرانجام دیئے پھر اپنے گھر ڈیرہ اسماعیل خان میں ایک نئے مدرسہ جامعہ اسلامیہ حبیب العلوم بلال آباد ملتان روڈ ڈیرہ اسماعیل خان کی سنگ بنیاد بدست مبارک اپنے شیخ مکرم امام اہلسنت محدث اعظم پاکستان حضرت شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صاحب صفدر دامت برکاتہم العالیہ 3/اپریل 1993ء 10 شوال المکرّم 1413ھ کو رکھی گئی اور وہاں چھوٹی کتابوں کی تدریس کی پھر یہاں سے جامعہ قاسم العلوم فقیر والی تحصیل ہارون آباد ضلع بہاول نگر میں شیخ الحدیث کی حیثیت سے پانچ سال فرائض سرانجام دیئے۔ پھر جنوری 2003ء مطابق شوال 1423ھ جامعۃ العلوم الاسلامیہ۔ الیف ٹو۔ میرپور آزاد کشمیر میں گذارا۔ پھر

2004ء/1424ھ جامعہ قاسم العلوم فقیروالی واپس چلا گئے اور یہ سال وہاں گذارا اور اب بھی ارادہ ہے کہ فقیروالی میں 2005ء/1425ھ گذارنے کا اور اس کے بعد حضرت ڈیروی صاحب نے جو اپنا ادراہ بنایا ہے محلّہ بلال آباد ڈیرہ اسماعیل خان شہر میں بقایا زندگی انشاللہ تعالیٰ اپنے ادارے کی مزید تعمیر وترقی کے لئے گھر ڈیرہ اسماعیل خان ہی میں رہنے کا مستقل پروگرام ہے، یہ مصنف کتاب ھذا وصاحب تصانیف کتب کثیرہ مناظر اسلام محقق اہلسنت حضرت مولانا حافظ حبیب اللہ ڈیروی صاحب دام مجدہم کی زندگی کے کچھ حالات تھے جو ھدیہ قارئین کرام کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت ڈیروی صاحب دام مجدہم کی عمر علم وعمل میں مزید ترقی نصیب فرمائیں اور مسلک حق اہلسنت والجماعت احناف اکابرین حضرات علماء دیوبند کی شان وعظمت کو تحریر تقریر مناظرہ کتب کی صورت میں خدمت ودفاع کرنے کی ان کو بھرپور طاقت وہمت عطا فرمائے

(آمین ثم آمین)

فقط والسلام مع الاکرام

قاری امان اللہ عثمانی (بلال آباد ملتان روڈ ڈیرہ اسماعیل خان)

فون برائے رابطہ:۔کوڈ 0961 ، فون:711364

وفیات   آہ دین متین کے وارث

مولانا حبیب اللہ ڈیرویؒ

شوال المکرّم 1428ھ کا سب سے بڑا تعلیمی اور علمی حادثہ ترجمان احناف' وکیل اہل السنۃ' مناظر اسلام حضرت مولانا حبیب اللہ ڈیروی صاحب (رحمتہ اللہ علیہ) کی المناک رحلت ہے۔ راقم الحروف کو مرکزی ناظم اعلیٰ اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ مولانا محمد الیاس گھمن صاحب دامت برکاتہم نے اس سانحہ فاجعہ کی اطلاع دی تو چند لمحوں کیلئے یقین نہ آیا کہ پاکستان میں حدیث وفقہ' رجال وتاریخ اور مناظرہ وکلام کی بے مثال شخصیت/ خوش مزاج وخوش رو' بے تکلف و بے نفس' فقہ حنفی کے مایہ ناز ترجمان' نکتہ رس ونکتہ آفریں' مناظر اسلام حضرت مولانا حبیب اللہ ڈیروی صاحب ہم سے رخصت ہوگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

زمانہ بڑے شوق سے سن رہا تھا
ہمیں سو گئے داستاں کہتے کہتے

حضرت مولانا حبیب اللہ ڈیروی صاحب دورِ حاضر کی ان چند ممتاز ویگانہ شخصیات میں شمار ہوتے تھے جنہوں نے اسلام کے خلاف اٹھنے والے فتنوں کا تعاقب نہایت جوانمردی اور استقامت سے کیا اور بحث ومناظرہ کے میدان میں ان کو ہمیشہ شکست فاش دی۔ آپؒ نے لامذہب اور بدعت کے فتنوں خصوصاً آئے دن کم علم عوام الناس کو حدیث کے بہترین عنوان کی اوٹ میں فقہ سے بدظن اور اہل السنۃ والجماعۃ کے خلاف ریشہ دوانیاں کرنے والے ٹولہ غیر مقلدیت کا بھرپور تحریراً وتقریراً تعاقب کیا۔ حق تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی ذہانت وذکاوت کے ساتھ ساتھ وسعت

نظر اور استحضار علم کی نعمتوں سے مالا مال فرمایا تھا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آپؒ کو تبلیغ و تفہیم اور تعلیم و تدریس کا وہ ملکہ عطا فرمایا تھا کہ مشکل سے مشکل علمی مضمون کو آپ ایسے سہل انداز میں بیان فرماتے کہ عوام وخواص سب ہی جھوم جاتے فن رجال پر آپ کی بہت گہری نظر تھی اور بلا مبالغہ ہزاروں رواۃ حدیث کے اسماء و کنیٰ اور حالات و واقعات آپؒ کو ازبر ہوتے تھے۔ اس فن کی بناء پر غیر مقلدین حضرات کو مولانا کے مدمقابل اس وقت بڑی ذلت اٹھانا پڑتی جب وہ احناف کے استدلال کو کمزور وضعیف کرنے کیلئے کسی راوی کا مجروح ہونا ثابت کرتے تو مولانا اس راوی کی ان گنت ایسی روایات ان کے سامنے بیان فرما دیتے جن کو وہ نہ صرف صحیح سمجھتے ہیں بلکہ ان پر عمل بھی کرتے ہیں۔ لینے اور دینے کا یہ دہرا معیار حدیث تو کیا قرآن کے بھی خلاف ہے۔

حضرت ڈیرویؒ صاحب عصر حاضر میں بلا ریب اسلاف کے اخلاص و ایثار اور تقویٰ وللھیت کا نمونہ تھے۔

اللہ تعالیٰ آپؒ کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور آپ کو جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

اعلان

ادارہ ''قافلہ حق'' اپنے عظیم محقق ومناظر فاتح غیر مقلدیت حضرت مولانا حبیب اللہ ڈیرویؒ کے ایمان افروز حالات/دینی خدمات/ تصنیفی جواہر پارے/ فاتحانہ زندگی/ مناظرانہ مزاج کو آنے والی نسل نو تک پہنچانے کیلئے ایک اشاعت خاص کا شرف حاصل کر رہا ہے۔

حضرتؒ کے تمام متعلقین و معتقدین اور اہل قلم علماء ومشائخ سے درخواست ہے کہ اپنے تاثرات، ومضامین اس پتہ پر ارسال فرمائیں۔

رابطہ: محمد اللہ دتہ بہاولپوری مرکز اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

Cell: 0307-8156847

مدیر اعلیٰ

وفیات

(۱) مولانا حافظ محمد حبیب اللہ ڈیروی فاضل مدرسہ نصرۃ العلوم گزشتہ ماہ حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے ڈیرہ اسماعیل خان میں انتقال فرما گئے ہیں، مرحوم تقریباً دس سال تک مدرسہ نصرۃ العلوم میں تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے ہیں کہنہ مشق مدرس اور صاحب تحقیق مصنف تھے، آپ کی کئی کتابیں اہل علم کے ہاں قدر و منزلت کی نظر سے دیکھی جاتی ہیں، علم حدیث اور اسماء الرجال میں کافی دسترس رکھتے تھے، مدرسہ نصرۃ العلوم میں آپ کو ترمذی شریف اور فنون کی کتب کے علاوہ بخاری شریف کا کچھ حصہ بھی پڑھانے کا شرف حاصل ہوا اللہ تعالیٰ آپ کی ہمہ جہت خدمات کو قبول فرمائے۔

تصانیف حضرۃ مولانا حافظ محمد حبیب اللہ ڈیروی صاحب

نام کتاب	قیمت
نور الصباح فی ترکِ رفع یدین بعد الافتتاح	
اظہار التحسین فی اخفاء التامین	
ہدایہ علماء کی عدالت میں بجواب ہدایہ عوام کی عدالت میں	۴۰/۰۰
قربانی کے صرف تین دن ہیں	۱۵/۰۰
احقاقِ حق	
قہر حق بر صاحب ندائے حق	۴۰/۰۰
ضرب المہنّد علی القول المسند	۵۰/۰۰
حالات وکمالات اعلیٰ حضرت بریلوی	
کوّا حلال ہے بریلوی حضرات کا فتویٰ	۶/۰۰
نذرِ لغیر اللہ حرام ہے۔ بریلوی حضرات کا فتویٰ	۶/۰۰
بریلوی حقائق	زیر ترتیب